www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

آبی سیلاب اور جمہوری سیلاب!

الیس منکم رجل رشید؟

ملک میں عام انتخابات کے انعقاد کے لئے ۱۶ ؍ نومبر ۱۹۸۸ء کی تاریخ مقرر ہوئی ہے ——— لیلائے اقتدار کے پرستار لنگر لنگوٹ کس کر میدان میں اُتر چکے ہیں اور ایک دوسرے کو نہ صرف دعوتِ مبارزت دے رہے ہیں، بلکہ کہیں کہیں باقاعدہ کُشتیوں، ہاتھا پائی، توڑ پھوڑ اور فائرنگ وغیرہ کی خبریں بھی پڑھنے سننے میں آئی ہیں ———

اس صُورتِ حالات پر، اور تو اور رہے، خود "نوائے وقت" ایسے پرچارکِ جمہوریت کو بھی کارپردازانِ جمہوریت سے طویل گلہ شکوہ لاحق ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی ۱۴ ؍ ستمبر کی اشاعت کے اداراتی کالموں میں "مسلم لیگ آپس میں تو اتحاد کرے!" کے عنوان کے تحت، جہاں ملک کی مختلف سیاسی پارٹیوں کے مابین انتخابی اتحاد کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھا ہے وہاں مسلم لیگ کے باہمی انتشار کو مضحکہ خیز، افسوسناک کارروائی، عام آدمی کے لئے حیران کُن اور مسلم لیگ کے رویّہ کو اس کی بدقسمتی نیز سیاسی خودکشی کے مترادف قرار دیتے ہوئے اُسے آپس میں اتحاد و اتفاق کی نصیحت بھی فرمائی ہے ——— اور آخر میں یہ لکھا ہے کہ:

"مسلم لیگ کو آج کے حالات کی روشنی میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔ اگر اس کے راہنما اپنی اَنا کے خول سے باہر رہ کر مشترکہ جدوجہد کریں تو یہ کردار جمہوریت کے استحکام کا باعث ہوگا اور اگر موجودہ خلفشار اور" میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مانوں" کی پالیسی جاری رہی تو یہ کردار جمہوریت کی بحالی میں رکاوٹ ثابت ہوگا!"

ہم حیران ہیں کہ جمہوریت تو نام ہی "میں نہ مانوں" اور باہمی انتشار و خلفشار کا ہے ـــ امتِ مسلمہ اگر سیاسی فرقوں میں بٹے گی، باہم جوتم پیزار ہوگی، تو یہی جمہوریت کی بحالی ہے ـــ آپس میں دست و گریباں ہونے والے یہ سیاسی فرقے جس قدر زیادہ ہوں گے، جمہوریت اسی قدر مستحکم ہوگی۔ جبکہ اتفاق و اتحاد اور امتِ مسلمہ کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا ہی جمہوریت کے لئے سمِ قاتل ہے ـــ یہی وجہ ہے کہ علمبردارانِ جمہوریت کو اتفاق و اتحاد سے چڑ ہے ـــ وہ نہ صرف سیاسی فرقہ بندی کے قائل ہیں، بلکہ اس مقصد کے حصول کی خاطر دینِ اسلام پر بھی لعن طعن سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ "مہاجرین و انصار" ایسے تعارفی ناموں سے اسلام میں سیاسی پارٹیوں کے وجود و جواز کی خبر لاتے اور "اسلامی جمہوریت" ایسی مضحکہ خیز اصطلاحات گھڑ کر جمہوریت کو بھی مسلمان بنانے پر تلے ہوئے ہیں! ـــ پھر نہ جانے "نوائے وقت" کو یہ کیا سوجھی ہے کہ اس نے مسلم لیگ کے باہمی انتشار و خلفشار کو جمہوریت کی بحالی میں رکاوٹ اور اس کے اتحاد و اتفاق کو جمہوریت کے استحکام کا باعث قرار دے دیا ہے؟ ـــ جمہوری نظام کے لئے اگر سیاسی پارٹیوں کا وجود ضروری ہے، تو جمہوریوں کے لئے تو یہ نیک فال، مقامِ شکر اور محلِ تبریک ہونا چاہئے کہ ملک میں دیگر بے شمار سیاسی پارٹیوں کے علاوہ مسلم لیگ ایک ایسی سیاسی پارٹی بھی ہے، جو مزید کئی دھڑوں میں منقسم ہو کر استحکامِ جمہوریت کا باعث بن رہی ہے ـــ پھر اس کا یہ رویّہ بحالیٔ جمہوریت میں رکاوٹ کیونکر بنے گا؟

سنو، اے عقل و خرد اور علم و بصیرت کے دعویدارو، سیاست و حکومت کے رموز آشناؤ، ـــ کہ اس ملک میں کچھ دیوانے بھی موجود ہیں ـــ جو آپ سے یہ پوچھتے ہیں کہ اگر امت کا متفرق ٹکڑوں میں بٹ جانا ہی جمہوری سیاست اور اس "بہترین" نظامِ حکومت کا لازمہ ٹھہرا، تو انتخابات جیتنے کے لئے انتخابی اتحاد قائم کرنے کی کیا تُک ہے؟ ـــ اور اگر یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتخابی اتحاد قائم نہ کرنا، بقول آپ ہی کے، عام آدمی کے لئے حیران کُن، افسوسناک، بدقسمتی، مضحکہ خیزی اور سیاسی خودکُشی ہے، تو سیاسی پارٹیوں کے وجود اور ان کے قیام کی ضرورت سمجھاں گئی؟ بحالیٔ جمہوریت کا وہ مطالبہ و پرچار کیا ہُوا؟ ——— اور خود جمہوریت سے بھی یہ کہاں کا انصاف ہے؟

بات اس وقت عقائد و نظریات اور ان کے حق و باطل پر دلائل کی نہیں ہو رہی، حالات و واقعات کی روشنی میں عقل و شعور کو تھوڑی سی زحمت دینے کی ہے، کہ اس ملک کی ۴۱ سالہ تاریخ میں ہم نے کیا دیکھا ہے؟ ——— یہی نا کہ ملک میں خدانخواستہ کہیں کوئی حادثہ رُونما ہُوا، امن و امان کا کوئی مسئلہ اٹھا، بیرونی امداد کا سوال سامنے آیا، یا سرحدوں کے حالات غیر تسلی بخش محسوس ہُوئے، تو ہمارے سیاستدانوں، دانشوروں، صحافیوں اور ماہرینِ امُورِ حکومت نے ان تمام مسائل کا ایک ہی حل، ایک ہی علاج تجویز کیا کہ ملک میں جمہوریت بحال کی جائے اور از سرِ نَو انتخابات کروا کر اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کیا جائے! ——— لیکن انتخابات کا مرحلہ جب بھی آیا، بدامنی، شر و فساد، غنڈہ گردی اور سیاسی دھاچوکڑی کا ایک ایسا سیلاب ہمراہ لایا، جو اپنے ساتھ امن و امان، شرافت و وقار اور انسانی اقدار کے علاوہ متعدد بے گناہوں کو بھی بہا لے گیا ——— پھر یہی سیاستدان چلّا اٹھے کہ بے گناہوں کے خون کی یہ ارزانی کب تلک؟ یہی دانشور پکارے کہ یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیئے! ——— یہی صحافی بیک آواز ہوئے کہ امنِ عامہ کی خبر لو! ——— اور یہی جمہوریت پرست ٹسوے بہانے لگے کہ انسانی اقدار و شرافت کی یہ پامالی آخر کس لئے؟

آج پھر انتخابات کا اعلان ہُوا ہے، تو ان کے دل کی مرجھائی کلیاں کھِل اٹھی ہیں ——— لیکن ابھی تو ریہرسل ہو رہی ہے کہ یہ "مشترکہ جدوجُہد" اور "اتحاد و اتفاق" کا وعظ کہنے لگے ہیں ——— پھر جب اصل کھیل شروع ہو گا، تو نہ جانے ان کے تاثرات کیا ہوں گے؟ ——— ہاں ایک بات بہرحال طے ہے کہ یہ جمہوریت کے نام کی مالا جپنا کبھی نہیں چھوڑیں گے، اس کے قصیدے پڑھتے ہی چلے جائیں گے، جس کے سبب بیمار ہوئے اُسی عطّار کے لونڈے سے دوا لیتے ہی رہیں گے ——— تاہم اُس نظامِ خداوندی کی طرف مُڑ کر بھی نہیں دیکھیں گے کہ جس کا نام 'اسلام' ہے، جو دنیا میں بھی سلامتی ہے، آخرت میں بھی سلامتی ہے اور جس کا معنیٰ و مطلب بھی "سلامتی" ہے!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ :

"وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ" (النمل : ۲۴)

"شیطان نے اُن کے اعمال ان کے لئے آراستہ کر دکھلاتے ہیں، انہیں راہِ (حق یعنی اسلام) سے روک رکھا ہے۔ لہٰذا وہ (سیدھے راستے پر آنے والے نہیں!" — فَاِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

اس وقت ملک کا ایک صوبہ پنجاب تقریباً پورے کا پورا سیلاب کی زد میں ہے! — اربوں روپے کی املاک اور فصلیں تباہ ہو چکی ہیں — سینکڑوں بستیاں ویران ہو چکی، صفحہ ہستی سے مٹ گئی ہیں! — جبکہ ہزاروں مکان پانی میں ڈوبے طوفانِ نوح کا منظر پیش کر رہے ہیں — ہزاروں افراد لاپتہ ہیں، کہ اس سائنسی اور ترقی یافتہ دور کی جدید ایجادات و ذرائع بھی یہ تک معلوم کرنے سے قاصر ہیں کہ وہ کہاں ہیں؟ زندہ ہیں یا خدانخواستہ سیلاب کی نذر ہو گئے؟ — لاکھوں افراد ایسے ہیں کہ جو اپنے مکانوں کی چھتوں پر یا درختوں پر بسیرا کئے، بھوکے پیاسے، ہاتھ پھیلائے امداد کے لئے فریادی ہیں — ان میں سے بیشتر ایسے ہیں کہ لاکھوں میں کھیلتے تھے اور دنیا کی ہر نعمت انہیں حاصل تھی، لیکن آج اُن کے لئے سر چھپانے کی جگہ نہیں، نانِ جویں کے بھی محتاج ہیں! — انسانی بے بسی اور بے کسی کا یہ عالم ہے کہ ایک جمِ غفیر کی موجودگی میں کوئی انسان غوطے کھا رہا ہے، ڈوب رہا ہے، زندگی بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے، مدد کے لئے چلّا رہا ہے، لیکن چاہنے کے باوجود کوئی بھی اسے بچا لینے پر قادر نہیں! — رابطے یوں منقطع ہیں کہ اکثر کو اپنے عزیزوں اور لواحقین کی کچھ خبر نہیں کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہیں؟ — آلاتِ رسل و رسائل ناکام ہو گئے، ذرائع آمد و رفت بیکار ہو چکے، کمپیوٹر تک فیل ہو گئے ہیں! — یہ وہ تمام شواہد ہیں جو ہستیٔ باری تعالیٰ، اُسی کی حاکمیت، اُسی کی اُلوہیت وصمدیت اور اُسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قادرِ مطلق و ملجا و ماویٰ ہونے پر دلالت کناں ہیں ـــــ ایک مسلمان کو اگرچہ یہ سب کچھ تبلانے کی ضرورت نہیں، تاہم کتنے لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں آج بھی اس نازک ترین صورتِ حال کے باوجود خدا یاد آیا ہے؟ ـــــ آج بھی جو لوگ سیلاب کی نظروں سے اوجھل ہیں، اُن کی عیاشیوں میں رائی برابر فرق نہیں آیا! جبکہ اس کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنے والوں میں، اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کرنے والوں کے ساتھ ساتھ، ایسے تماشبینوں کی موجودگی کی اطلاعات بھی ملی ہیں، جو آفت زدگان کے ساز و سامان لوٹنے اور ان کی خوراک کے لئے پہنچائی جانے والی دیگیں خود اڑانے میں مصروف ہیں ـــــ گویا ان کی مظلومیت پر آنسو بہانے اور ان کی حالتِ زار دیکھ کر عبرت پکڑنے کی بجائے، انہیں سامانِ تفریح سمجھ قہقہے لگا رہے ہوں ـــــ حالانکہ قرآن مجید نے تبلایا ہے:

"وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ."

(السجدۃ : ۲۱)

یعنی "قیامت کے بڑے عذاب کے سوا ہم انہیں عذابِ دنیا کا مزہ بھی چکھائیں گے، کہ شاید (اس عذاب کو دیکھ کر ہی ہماری طرف) لوٹ آئیں!"

لیکن یہ قوم ان حدود کو بھی پھلانگ گئی ہے ـــــ یوں معلوم ہوتا ہے کہ تباہی و بربادی اس کا مقدر بن چکی اور یہ واقعی اب عذابِ اکبر کی انتظار میں ہے؟ ـــــ ایسا کہنے کو اگرچہ جی نہیں چاہتا، لیکن حالات سے صرفِ نظر کون کرے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہ آبی سیلاب اس قوم کے گناہوں کے سیلاب کی پاداش میں ہے؟ جبکہ ہمارے غرقِ عصیاں ہونے کی بڑی وجہ کتاب و سنت کی تعلیمات سے اغماض اور نظامِ اسلام کو اپنا لائحہ عمل بنانے سے انکار ہے، کہ عوام و خواص سبھی اس جرم کے مرتکب ہیں، الا ماشاء اللہ! ـــــ اقتدار کی دیوی کا سوئمبر رچائے جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں، تو ہر کوئی امیدوار ہے۔ چنانچہ یہ ہوسِ اقتدار ہی ہے کہ ملک کی تمام سیاسی پارٹیاں، خواہ وہ دینی جماعتیں ہیں یا لادین، آج بھی ان کی سوچ صرف اور صرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجائی جمہوریت ہے اور اسلام کسی کو بھی یاد نہیں ، اس کا نام ہی کوئی نہیں لیتا !—— لادین جماعتوں سے ہمیں کوئی گلہ نہیں کہ وہ تو ویسے ہی لادین ہیں ، ہمیں شکوہ دینی جماعتوں سے ہے ، کہ ان میں کوئی جمیعۃ اہلِ حدیث ہے ، کوئی جمیعۃ علمائے اسلام ہے ، کوئی جمیعۃ علمائے پاکستان ہے —— لیکن افسوس کہ ان سب کو حدیث ، اسلام اور علم سے ہی کوئی واسطہ نہیں ، اور ان سب سے بے نیاز یہ جمہوریت کا کلمہ پڑھتے نظر آتے ہیں !—— ان حالات میں ایک دردمند ذہن یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس ملک میں اسلام کا مستقبل کیا ہو گا ، بلکہ خود اس ملک اور اس کے رہنے والوں کا بھی مستقبل کیا ہو گا ؟ —— اسلام اس ملک کی بنیاد ہے اور بنیادیں منہدم ہو جانے کے بعد کوئی احمق ہی عمارت کی سلامتی کا تصور کر سکتا ہے —— علمائے امت اس قافلۂ اسلام کے راہنما ہیں ، لیکن جب بیشتر راہنما ہی راہزن بن جائیں تو قافلوں کا لُٹ جانا یقینی ہو جایا کرتا ہے !—— چنانچہ یہ راہنمائی نہیں ، راہ مارنے والی بات ہی تو ہے کہ ان دینی جماعتوں کے سربراہوں نے ، اسلام کے ان نام لیواؤں اور ان علمائے دین نے نظامِ اسلام سے منہ موڑ کر نظامِ جمہوریت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے —— کیا قرآنِ مجید کا یہ انتباہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے کہ :

"أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ، جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ !" (ابراہیم ۲۸-۲۹)

"کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت (اسلام) کو کفر سے بدل دیا اور (اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں جا اتارا (یعنی) جہنم میں ، (کہ ایسے سب ناشکرے) اس میں داخل ہوں گے اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے !"

چنانچہ وقت کا نقیب ان تمام راہنمایانِ اسلام سے ایک ہی سوال کرتا ہے کہ :

"أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ؟"

"کیا تم میں ایک بھی (حق آگاہ) مردِ رشید باقی نہیں رہا ؟"

ملکِ عزیز اس وقت نازک ترین حالات سے گزر رہا ہے —— ایک طرف اگر آبی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیلاب عذاب الٰہی بن کر نازل ہُوا ہے، تو دوسری طرف سیاسی افق پر تباہی و بربادی کے بادل امڑتے نظر آتے ہیں ـــ انتخابات کے استقبال میں منعقد ہونے والے سیاسی دنگل ہی کیا کم تھے، کہ اب ہائی کورٹ نے اسمبلیاں توڑے جانے کے فیصلے کو غیر آئینی قرار دے دیا ہے، تو حکومت اور ارکانِ اسمبلی کے درمیان لڑائی کا ایک نیا محاذ کھُل گیا ہے ـــ ایک طرف سپیکر صاحب قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کے لئے پَر تول رہے ہیں، تو دوسری طرف حکومت کی طرف سے فضلِ حق صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ "اسمبلیوں کی بحالی کے متعلق سوچنے والے احمقوں کی جنت میں بستے ہیں۔" خدانہ کرے، اگر باہم ٹھن گئی اور اس جھگڑے نے طول کھینچا، جس کے آثار واضح طور پر نظر آرہے ہیں، تو آبی سیلاب سے تباہی و بربادی کی رہی سہی کسر یہ جمہوری سیلاب پوری کر دے گا ـــ

ان حالات میں علمائے امت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے منصب کو پہچانیں، اٹھیں، متحد ہوں، کتاب و سنت کو اپنا لائحہ عمل بنائیں اور امت کی راہنمائی کا کما حقہٗ فریضہ سر انجام دیں، کہ یہی واحد راہ، سلامتی کی راہ ہے ـــ ورنہ صرف یہی نہیں کہ مستقبل کا مؤرخ انہیں معاف نہیں کرے گا، بلکہ ارحم الراحمین بھی ان پر رحم نہیں فرمائے گا ـــ ارشادِ باری تعالےٰ ہے:

"فَإِن يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ وَإِن يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ"

(التوبة: ۷۴)

"اگر یہ توبہ کرلیں، تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور اگر منہ پھیر لیں، تو اللہ انہیں دنیا و آخرت میں دُکھ دینے والا عذاب دے گا۔ پھر زمین میں کوئی بھی ان کا دوست اور مددگار نہ ہوگا۔" ـــ العیاذ باللہ،

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ